10242-موسی علیہ السلام کے متعلق معلومات

سوال

ہم اللہ تعالی کے نبی موسی علیہ السلام اوران کی قوم کے متعلق کچھ معلومات چاہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اورانہیں نبی بنا کر بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیا تاکہ وہ انہیں اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی طرف دعوت دیں ۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

.{یادرکھو جب ہم نے موسی علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال اورانہیں اللہ تعالی کے احسانات یاددلا اس میں ہرایک صبر وشکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں}.

ابراہیم/5

اورھارون علیہ السلام جوکہ موسی علیہ السلام کے نسبی بھائی ہیں انہیں بھی اللہ تعالی نے جب موسی علیہ السلام کو فرعون کی طرف نبی بنا کر بھیجنا چاہا تو موسی علیہ السلام کی طلب پر ان کا بازو بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

.{اور ہم نے اپنی خاص رحمت ومہربانی سے اس کے بھائی ھارون کو نبی بنا کر عطا کیا}.مریم/53

_اس وقت بنواسرائیل مصر میں فرعون کی حکومت کے ماتحت ہو کے رہتے تھے اور فرعون نے انہیں ظلم واستبداد میں جکڑرکھا تھا اوران کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑدیتا اورلڑکوں کو قتل کروا دیتا تھا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوران میں سے ایک فرقہ کو کمزور کررکھا تھا اوران کے لڑکوں کو توذبح کرڈالتا اوران کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑدیتا تھا بیشک وشبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے}.القصص/4

موسی علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے اور اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ فرعون کے گھر میں پرورش پائيں توان کی والدہ نے انہیں صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا ۔

آل فرعون نے انہیں اٹھالیا اورفرعون کی بیوی آسیہ خوش ہوئی اورانہیں اس کے قتل سے روک دیا جب موسی علیہ السلام پختہ عمر میں پہنچے تو اللہ تعالی نے انہیں حکمت وعلم سے نوازا ۔

ایک دن بنی اسرائیل کے ایک شخص نے موسی علیہ السلام سے اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگی تو موسی علیہ السلام نے اسے مکہ مارا جس سے وہ مرگیا تواس پر موسی علیہ السلام نادم ہوئے اوراپنے رب سے بخشش طلب کی تو اللہ تعالی نے انہیں معاف کردیا ۔

تو موسی علیہ السلام شہر میں ڈرے ڈرے سے رہنے اور انتظار کرنے لگے اور دوسرے دن پھر موسی علیہ السلام نے اسی تخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دشمن سے لڑرہا ہے تو اس نے دوبارہ موسی علیہ السلام سے مدد طلب کی تو موسی علیہ السلام اسے غصہ ہوئے جس سے اس شخص نے یہ خیال کیا کہ وہ اسے قتل کرنا چاہتے ہیں ۔

تو وہ کہنے لگا۔{کیا جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا مجھے بھی مار ڈالنا چاہتے ہو}۔القصص/19

تو اس دشمن نے یہ خبر قوم فرعون کو دے دی اور وہ موسی علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے تلاش کرنے لگے تو ایک صالح اور نیک شخص نے آکر موسی علیہ السلام کو قوم فرعون کے ارادہ سے آگاہ کیا اور انہیں یہ نصیحت کی کہ وہ مصر سے نکل جائیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

۔{تو موسی علیہ السلام وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے کہنے لگے اے میرے رب امجھے ظالموں کے گروہ سے بچالے }۔القصص21

اور موسی علیہ السلام مدین کی طرف چل نکلے اور وہاں جا کر آٹھ سال کی ملازمت کے بدلے ایک کریم اور اچھے شیخ کی بیٹی سے شادی کرلی جب مدت ملازمت پوری ہوئی تو موسی علیہ السلام اپنی بیوی کو لیکر مصر روانہ ہوئے جب طور سیناء پہنچے تو اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ انہیں اپنی کرامت اور نبوت اور کلام کی خصوصیت سے نوازے تو موسی علیہ السلام راستے سے بھٹک گئے اور آگ دیکھی۔ ۔

{تو اپنے گھر والوں کو کہنے لگے تم ذرا سی دیر ٹھر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئی انگارہ تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی اے موسی ، یقینا میں ہی تیرا رب ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دے کیونکہ تو پاک میدان طوی میں ہے ، اور میں نے تجھے منتخب کرلیا ہے اب جو وحی کی جائے گی اسے کان لگا کر سن ، بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں تو تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ ، یقینا قیامت آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو

اس نے کوشش کی ہو}طہ/10-15

پھر اللہ تعالی نے کچھ معجزات دکھانے چاہے تو اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی لاٹھی زمین پر رکھیں تو وہ زمین پر رکھتے ہی سانپ بن گئی ،،، اور یہ کہ وہ اپنا ہاتھ بغل میں ڈالیں تو وہ چمکتا ہوا نکل آیا ،، پھر اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا یہ دونوں معجزے لے کر فرعون کے پاس جاؤ ہوسکتا ہے کہ وہ نصیحت حاصل کرلے یا ڈر جائے کیونکہ وہ سرکشی اور فساد کی حدیں پھلانگ چکا ہے ۔

اور اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے ساتھ ان کے بھائی ھارون علیہ السلام کو بھی نبی بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں مذکور ہے :

۔{آپ دونوں فرعون کے پاس جائیں بے شک وہ حد سے گذر چکا ہے ، تو اس سے نرم گفتگو کریں شائد کہ وہ نصیحت قبول کرلے یا اس کے دل میں اللہ تعالی کا ڈر پیدا ہو جائے ، دونوں نے کہا ، اے ہمارے رب ! ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کر جائے یا تیرے حق میں مزید سرکشی نہ کرنے لگے ، اللہ تعالی نے کہا تم دونوں ڈرو نہیں ، بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہوں ، لہذا تم دونوں اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم دونوں تمہارے رب کے رسول ہیں ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دو ، اور انہیں عذاب و تکلیف سے دوچار نہ کرو ہم تمہارے پاس تمہارے رب کا معجزہ لے کر آئے ہیں ، اور سلامتی اس آدمی پر ہو جو راہ حق کی پیروی کرے }۔طہ/43–47

_ توموسی اورھارون علیہما السلام فرعون کے پاس گئے اوراسے پیغام پہنچایا، اورفرعون نے موسی علیہ السلام سے سوال کیا<اور فرعون کہنے لگا رب العالمین کون ہے ؟ موسی علیہ السلام نے کہا، وہ آسمانوں اورزمین اوران دونوں کے درمیان پائی جانے والی تمام مخلوقات کا رب ہے، اگر تمہیں اس بات کا یقین ہو، >الشعراء/23

پھر فرعون نے موسی علیہ السلام سے ان کے صدق کی دلیل مانگی، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{فرعون نے کہا، اگر تم کوئی نشانی لے کرآئے ہو تواسے ظاہر کرو، اگر سچے ہو، توموسی علیہ السلام نے اپنی لاٹھی زمین پرڈال دی اوروہ ایک اژدہا بن کرظاہر ہوگئی اوراپنا ھاتھ باہر کیا تو وہ دیکھنے والوں کوسفید چمکتا ہوانظر آنے لگا}. الاعراف/

جب فرعون اوراس کے درباریوں نے یہ کچھ دیکھا توموسی علیہ السلام جادو کی تہمت لگائی اوران کے مقابلے میں جادوگروں کومال ودولت دے کر اکٹھا کرلیا اورپھر لوگوں کوبھی ان کے قومی تہوار پراکٹھا کرلیا توجادوگروں نے اپنا جادودکھانے کے لئے اپنی رسیاں اورلاٹھیاں پھینکیں ۔ ۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

.{جب انہوں نے اپنا جادر پیش کیا تولوگوں کی آنکھوں کومسحور کردیا اوران کے دلوں میں رعب پیدا کردیا اورانہوں نے بڑا جادو پیش کیا}. الاعراف/116

اس کے بعداللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کی جادوگروں کے مقابلہ میں مدد فرمائی اوران کی تدابیر کوباطل کرکے رکھ دیا توجادوگر اللہ رب العالمین پرایمان لے آئے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

.{اور ہم نے موسی علیہ السلام کوبذریعہ وحی کہا کہ اپنی لاٹھی زمین پرڈال دو، تووہ دیکھتے ہی دیکھتے جادوگروں کے جھوٹ کونگل گئی، توحق ثابت ہوگیا اورجادوگروں کا عمل بے کارہوگیا، چنانچہ وہ سب مغلوب ہوکررہ گئے اورانہیں ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا، اورجادوگر سجدہ میں گرگئے انہوں نے کہا ہم رب العالمین پرایمان لے آئے، جوموسی اورھارون علیہما السلام کا رب ہے}. الاعراف/117-122

اورجب جادوگر اللہ تعالی پرایمان لے آئے توفرعون نے جادرگروں کے الٹے ھاتھ پاؤں کاٹ کرسولی پرلٹکادیا، لیکن وہ ان سب تکلیفوں کوبرداشت کرتے ہوئے اسلام کی حالت میں ہی اللہ تعالی سے جاملے اوراس کی کسی دھمکی کی پرواہ تک نہ کی، پھر قوم فرعون کے بڑے بڑے لوگوں نے فرعون کویہ مشورہ دیا کہ وہ موسی علیہ السلام اوران کی قوم کوقتل کردے تاکہ وہ زمین میں فساد نہ کریں ۔

توانہوں نے بچوں کوقتل کرنا شروع کردیا اورلڑکیوں کوزندہ چھوڑدیا توموسی علیہ السلام نے اس پر بنواسرائیل کوصبر کرنے کی وصیت کی اس کے بعد فرعون نے موسی علیہ السلام کے لئے تنگی پیدا کردی اورموسی علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

.{اورفرعون نے کہا مجھے چھوڑدو میں موسی کوقتل کردوں، اوروہ اپنے رب کوبلالے مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے دین کوبدل کررکھ دے گا، یا ملک میں فساد پیدا کردے گا}. غافر/26

اورجب وہ موسی علیہ السلام کے قتل میں سوچ رہے تھے توآل فرعون میں سے ایک مومن شخص جوکہ اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کواس کے ضمیر نے جھنجھوڑا تووہ موسی علیہ السلام کا دفاع کرتے ہوئے کہنے لگا اگروہ جھوٹا ہے توہمیں کوئی نقصان نہیں دے سکتا، اوراگروہ سچا ہے توجس چيز کا وہ تمہارے ساتھ وعدہ کررہا ہے وہ آپہنچے گا اوراس شخص نے فرعون اوراس کی قوم کونصیحت میں کوئی کمی نہ چھوڑی لیکن انہوں نے اس کی بات نہ مانی اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{فرعون نے کہا میں توتمہیں وہی سمجھارہا ہوں جومیں مناسب سمجھ رہا ہوں، اورمیں توتمہیں وہ راہ دکھا رہا ہوں جسے اختیار کرنے میں ہی تمہاری خیر ہے}. غافر/29

اور موسی علیہ السلام فرعون اوراس کی قوم کواچھے طریقے سے وعظ ونصیحت کرتے رہے لیکن اس کے باوجودوہ زمین میں فساد کرنے سے باز نہ آئے اور نہ ہی وہ مومنوں کوتکالیف دینے سے ہی رکے ، توموسی علیہ السلام نے ان کے لئے بددعا کی تواللہ تعالی نے اقوم فرعون کوقحط سالی اورخشک سالی سے دوچار کردیااور پھلوں میں بھی کمی کردی شائدکہ وہ نصیحت حاصل کریں لیکن انہوں نے پھر بھی اطاعت نہ کی بلکہ وہ اپنے جرائم اور سرکشی پرڈٹے رہے تواللہ تعالی نے انہیں مختلف قسم کے مصائب میں بتلاکردیا شائدکہ وہ پلٹ آئیں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ سجانہ وتعالی فرماتے ہیں :

.{اورفرعونیوں نے کہاکہ تم چاہے جونشانی لے آؤ، تاکہ اس کاجادوہم پرکرو، ہم لوگ تم پرایمان لانے والے نہیں ہیں، توہم نے ان پرطوفان اورٹڈیوں اورجوؤں اورمینڈکوں اورخون کا عذاب کھلی اورواضح نشانیوں کے طورپربھیجا، پھربھی انہوں نے تکبرکیا، اوروہ تھے ہی مجرموں کی جماعت }.الاعراف/132–133

جب فرعون کی سرکشی بڑھ گئی توحکم الہی سے مصائب سے نجات کاوقت آیاتواللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام کوحکم دیاکہ وہ بنواسرائیل کومصر سے چوری چھپے نکال لیں ۔

فرعون کوجب اس کاعلم ہواتواس نے موسی علیہ السلام اورانکی قوم کوپکڑنے کے لئے بہت بڑالشکراٹھاکیاقبل اس کےکہ وہ فلسطین پہنچ جائیں، فرعون اوراس کالاؤلشکراپنے پیچھے مال ودولت اورمحلات وباغات چھوڑکرموسی علیہ السلام اوران کی قوم کے پیچھے نکلے اورانہیں طلوع شمس کے وقت بحراحمر کے ساحل کے پاس جالیاتواللہ تبارک وتعالی نے موسی علیہ السلام اورانکی قوم کونجات دی اورفرعون اوراس کے لاؤلشکر کوغرق کردیاجیساکہ اللہ سبحانہ وتعالی کاارشادہے :

.{اورہم نے موسی علیہ السلام کوبذریعہ وحی حکم دیاکہ آپ ہمارے بندوں کولے کرراتوں رات نکل جایئے، اس لئے کہ آپ لوگوں کاپیچھاکیاجائے گا، اس کے بعدفرعون نے (فوج جمع کرنے کے لئے) شہروں میں اپنے نمائندے بھیج دیئے، اس پیغام کے ساتھ کہ بنی اسرائیل (ہمارے مقابلے میں) بہت تھوڑی میں ہیں، اورانہوں نے ہمارے غیظ وغضب کوبھڑکادیاہے، اورہم سب پورے طورپرچوکنااوردشمن کے مقابلے لئے تیارہیں، پس ہم نے انہیں (اس طرح) ان کے باغات اورچشموں اورخزانوں اورعالی شان مکانات سے نکال باہرکیا، ہم نے ان کے ساتھ ایساکیا، اوران تمام چیزوں کامالک بنی اسرائیل کوبنادیا، تووہ لوگ صبح کے وقت ان کے قریب پہنچ گئے، جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کونظرآنے لگیں، توموسی علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا، اب ہم یقینا پکڑلئے گئے، موسی علیہ السلام نے کہا، ایساہرگزنہیں ہوگا، بے شک میرارب میرے ساتھ ہے، ، وہ ضرورمیری مدد کرے گا، توہم نے موسی علیہ السلام کوبذریعہ وحی کہاکہ آپ لاٹھی سمندرکے پانی پرماریئے (انہوں نے ایساہی کیا) اورسمندر(دوحصوں میں) پھٹ گیااورہرایک حصہ ایک بڑے پہاڑکی مانندہوگیا، اورہم دوسروں کوبھی اس کے قریب لے آئے، اورموسی علیہ السلام اوران کے تمام ساتھیوں کوہم نے بچالیا، پھر دوسروں کوڈبودیا، یقینااس واقعہ میں ایک نشانی ہے لیکن اکثرمشرکین ایمان لانے والے نہیں ہیں، اوربے شک آپ کارب بڑی عزت والابے حدمہربان ہے }.الشعراء/52–68

تواس طرح فرعون اوراس کالاؤلشکرہلاک ہوااورجب وہ غرق ہونے

لگاتوایمان لے آیالیکن یہ ایمان اسے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکا، اوراللہ تعالی نے اس کابدن باقی رکھاتاکہ اس کے بعدآنے والوں کے لئے نشان عبرت ہو، دنیامیں آل فرعون کوسمندر میں غرق کرکے سزادی گئی اورآخرت میں ان کے لئے شدیدترین عذاب ہوگااسی چیزکاذکرکرتے ہوئے اللہ تعالی کاارشادہے :

.{اورفرعونیوں کوبرے عذاب نے گھیرلیا، وہ لوگ صبح وشام نارجہنم کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں، اورجس دن قیامت آئے گی، اللہ تعالی فرمائے گافرعونیوں کوسب سے سخت عذاب میں داخل کرو }.غافر/46-47

اوربنواسرائیل نے موسی علیہ السلام کے معجزات دیکھے جن میں سے آخری معجزہ بنواسرائیل کی نجات اوران کے دشمن فرعون اوراس کے لاؤلشکرکی ہلاکت تھی اوریہ سب معجزات بنواسرائیل کے دلوں میں سے بت پرستی کی جڑکواکھیڑنے کے لئے کافی تھے مگریہ کہ بعض اوقات ان کی بت پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی تھی، اورموسی علیہ السلام کوانہیں اللہ وحدہ کی عبادت کی طرف لانے میں بہت تنگ ودوکرنی پڑی اوربہت سے ادوارمیں سے گذرناپڑااسی میں سے یہ بھی ہے :

بنواسرائیل نے سمندر کراس کیا توایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو بت پرست تھی ، توانہوں نے موسی علیہ السلام سے بت طلب کیا تاکہ وہ بھی ان کی طرح بت کی عبادت کریں تو موسی علیہ السلام نے انہیں کہا :

{واقعی تم لوگ بالکل نادان ہو، بے شک یہ لوگ جس دین پر ہیں وہ تباہ کردیا جائے گا، اوران کا تمام کیا دھرا بے کار ہوجائے گا موسی علیہ السلام نے کہا کیا میں تمہارے لئے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور معبود ڈھونڈھ لاؤں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان پر فضیلت دی ہے } الاعراف/138–140

اورجب بنواسرائیل بیت المقدس کی طرف چلے توراستے میں انہیں پیاس نے آ لیا جس کی انہوں نے موسی علیہ السلام سے شکایت کی تو موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے دعا کی تو اللہ عزوجل نے انہیں پانی پلایا اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{اورجب موسی علیہ السلام سے ان کی قوم نے پانی کا مطالبہ کیا، توہم نے انہیں بذریعہ وحی بتایا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریۓ، چنانچہ اس سے بارہ چشمے ابل پڑے ، توتمام لوگوں نے اپنے گھاٹ پہچان لئے } الاعراف/

اورانہوں نے راستے میں ہی سورج کی گرمی اورکھانے کی قلت کی شکایت کی تو موسی علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالی سے دعا کی تواللہ تعالی نے ان پر بادلوں سے سایہ کیا، اورانہیں اچھی اچھی اشیاء کا رزق عطا کیا لیکن انہوں نے اس پر شکرادا نہیں کیا بلکہ اس کے علاوہ اورکچھ بھی طلب کیا اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے :

{اورہم نے ان پر بادل کا سایہ کردیا، اوران پر من وسلوی اتارہ، اورکہا کہ ہم نے تمہیں جواچھی چیزیں بطورروزی دی ہیں انہیں کھاؤ، اورانہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، بلکہ خود اپنے حق میں ظلم کیا ہے } الاعراف/160

اسکے بعد پھر وہ شکایت کرنے لگے اورکہنے لگے :

{ہم توایک کھانے پر ہرگز صبر نہیں کریں گے، اس لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے وہ چیزیں پیدا کرے جو زمین اگاتی ہے یعنی ساگ، ککڑی، گندم، مسور، اورپیاز }. البقرۃ/

اوراللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ان پر کتاب نازل کرے گا جس میں بنواسرائیل کے لئے اوامر و نواہی ہونگے ، توجب فرعون ہلاک ہوگیا تو موسی علیہ السلام سے کتاب کا سوال کیا تواللہ عزوجل نے موسی علیہ السلام کو چالیس دن روزے رکھنے کا حکم دیا تو موسی علیہ السلام نے اپنے بھائی ھارون علیہ السلام کو اپنی قوم میں خلیفہ بنایا اوران دنوں کے رزے رکھے ۔

پھر اللہ عزوجل نے کوہ طور کے پاس موسی علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی جس میں وعظ ونصیحت اورہر چیز کا بیان تھا، اورجب موسی علیہ السلام اپنی قوم میں واپس آئے توانہیں بچھڑے کی عبادت کرتے ہوئے پایا جسے سامری نے زیورات سے ان کے لئے تیار کیا اورانہیں یہ کہا کہ تمہارا اورموسی علیہ السلام کا الہ تو یہ ہے ، ارشاد باری تعالی ہے :

{پھر سامری نے ان کے لئے (ان زیورات سے) ایک بچھڑے کا جسم بنا کر نکالا جس سے گائے کی آواز نکلتی تھی ، توسامری کے پیروکاروں نے کہا یہی تمہارا معبود ہے اورموسی علیہ السلام کا بھی لکین موسی علیہ السلام بھول گۓ ہیں، کیا وہ دیکھتے نہیں کہ وہ بچھڑا ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا اورنہ انہیں نفع یا نقصان دینے کی قدرت رکھتا ہے ، اورھارون علیہ السلام نے توانہیں اس سے پہلے خبردار کردیا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم بچھڑے کے ذریعے فتنہ میں پڑ گئے ہواور بے شک تمہارا رب رحمن ہے پس تم لوگ میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو، سامریوں نے کہا، ہم تواسی بچھڑے کی عبادت پر جمے رہیں گے حتی کہ موسی علیہ السلام ہمارے پاس لوٹ کر آجائیں } طہ/88–91

توجب موسی علیہ السلام واپس آئے توانہیں غصہ ہوئے اورانہیں ملامت کی اورانہیں حق بیان کیا ، اور پھر بچھڑے کو جلا کر راکھ کردیا اوراسے سمندر میں پھینک دیا ، اور سامری کو سزا دی تو سامری کسی بھی چیز کے لمس سے تکلیف محسوس کرتا تھا ۔

بنواسرائیل بچھڑے کی عبادت کرنے پر نادم ہوئے تو موسی علیہ السلام نے ان میں سے ستر آدمی اختیار کئے اورانہیں کوہ طور لے گئے تاکہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت کریں اوراپنے کئے کی ندامت کا اظہار کریں ، تواس وقت اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے کلام کی لیکن ان میں سے بعض اس پرایمان نہ لائے کہ موسی علیہ السلام سے کلام کرنے والا اللہ تعالی ہی ہے اور نافرمانی کی اوریہ کہنے لگے کہ ہم اللہ تعالی کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتیں ہیں اسی کا ذکراس فرمان ربانی میں ہے :

{اور جب تم نے موسی علیہ السلام سے کہا کہ ہم توتم پر ہرگزایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ تعالی کو سامنے نہ دیکھ لیں ، تو دیکھتے ہی دیکھتے کڑک اور گرج والی آگ نے تمہیں پکڑلیا پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تم کو زندہ کیا ، تاکہ تم شکرگزار بنو} البقرۃ/55-56

اورجب موسی علیہ السلام بنواسرائیل میں تورات لے کرواپس آئے توانہوں نے اسے قبول کرنے سے ہی انکار کردیا اوراس کے احکام سے کنی کترانے لگے تو موسی علیہ السلام کے ڈرانے اوردھمکانے پراسے قبول کیا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

{اورجب ہم نے تم سے عہدلیا ، اورطورپہاڑکو تمہارے اوپراٹھایا (اورکہاکہ) ہم نے تمہیں جودیا ہے اسے مضبوطی کے ساتھ تھام لو ، اوراس میں جوکچھ ہے اسے یادکروتاکہ (اللہ تعالی سے) ڈرو ، پھراس کے بعد تم (اپنے عہدسے) پھر گئے ، تواگراللہ تعالی کا فضل اوراس کی رحمت نہ ہوتی توتم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوتے} البقرۃ/63-64

پھر موسی علیہ السلام نے بنواسرائیل کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ ارض مقدس فلسطین میں چلیں تووہ ان کے ساتھ چل پڑے اور پھر اہل فلسطین جوکہ سخت تھے ان سے ڈرگئے اور موسی علیہ السلام کی نافرمانی کی اور سرکشی کرنے لگے ، اس کا ذکراس آیت میں ہے :

{ان لوگوں نے کہا ، اس موسی جب تک وہ لوگ وہاں رہیں گے ہم لوگ کبھی بھی وہاں نہیں جائیں گے ، تم اور تمہارا رب دونوں جا کر جنگ کرو ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے} المائدۃ/24

توموسی علیہ السلام نے ان کے لئے بددعا کی تواللہ تعالی نے اس دعا کو شرف قبولیت بخشا اورانہیں یہ خبردی کہ ارض مقدس ان کے لئے حرام ہے ، اوررہ کہ وہ زمین میں چالیس سال تک گھومتے پھریں گے تو ان پر غمزدہ نہ ہوں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

{موسی علیہ السلام نے کہا ، اے میرے رب مجھے اپنے بھائی اوراپنے علاوہ کسی پراختیار حاصل نہیں ہے ، پس توہمارے اورنافرمانوں کے درمیان فیصلہ کردے ، اللہ تعالی نے فرمایا ، تووہ زمین چالیس سال تک کے لئے ان کے لئے حرام کردی گئی ہے وہ لوگ زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے ، پس ان نافرمانوں پر افسوس نہ کریں} المائدۃ/25-26

تواس طرح موسی علیہ السلام نے بنواسرائیل کی ملامت اوران کے شکوہ شکایت کی کثرت پر صبر کیا اوران چالیس سالوں میں ھارون علیہ السلام کی وفات بھی ہوئی اورپھر موسی علیہ السلام بھی اللہ تعالی سے جاملے اور بنواسرائیل کی اکثریت بھی فوت ہوگئی ۔

اورجب یہ مدت ختم ہوئی تو یوشع بن نون علیہ السلام انہیں لے کرارض مقدس میں داخل ہوئے اوراس کا محاصرہ کیا حتی کہ اسے فتح کرلیا ، اورانہیں یہ حکم دیا کہ وہ ارض مقدس میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں لیکن انہوں نے اس پر عمل نہ کیا اوروہ اپنے سرینوں کے بل داخل ہوئے ۔

اوراللہ عزوجل نے بنواسرائیل کو بہت عظیم نعمتوں سے نوازااورانہیں فرعون سے نجات دلائی ، اورانہیں اچھا اور طیب رزق دیا اوران میں انبیاء اور بادشاہ پیدا کئے ، اورانہیں سب جہانوں والوں پر فضیلت دی لیکن اس کے باوجودانہوں نے ان سب نعمتوں کا کفراورناشکری کی اوراللہ تعالی کا شکرادانہیں کیا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوریاد کروجب موسی علیہ السلام نے اپنی قوم کوکہا اے میری قوم ! تم اپنے اوپر اللہ تعالی کے احسان یاد کروکہ اس نے تم میں انبیاء پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا ، اور تمہیں وہ کچھ دیا جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا }.المائدۃ/20

اوریہودیوں کے برے اقوال اور خبیث قسم کے افعال ہیں جن کی وجہ سے وہ لعنت کے واجب ٹھرے اوراللہ تعالی کے غیض وغضب کا شکار ہوئے ، ان اقوال وافعال میں سے کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے :

_ انہوں نے اللہ تعالی پر بخل کی تہمت لگائ :

.{اوریہود نے کہا کہ اللہ تعالی کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ، انہی کے ہاتھ (ان کی گردن کے ساتھ) باندھ دیئے گئے ہیں ، اوران کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت بھیج دی گئ ہے بلکہ اللہ تعالی کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے }.المائدۃ/64

_ اورانہوں نے اپنے اس قول ساتھ کفر کا ارتکاب کیا جوکہ بہتان عظیم ہے :

.{اوراللہ تعالی نے یقیناان لوگوں کی بات سن لی جنہوں نے یہ کہا کہ بے شک اللہ تعالی فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں }.آل عمران/181

_ اللہ تعالی انہیں تباہ وبرباد کرے وہ کہاں الٹے جارہے ہیں انہوں نے اللہ تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرڈالی :

.{اوریہودیوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالی کی اولاد ہے }.التوبۃ/30

_ اورجب انہیں تورات پہنچی تواس کے بہت سارے احکام کا انہوں نے انکار کردیا ، ، اوراللہ تعالی کے راستے سے روکا ، ظلم کومباح کرلیا تواللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے سزادی ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{پس یہود کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کچھ حلال چیزوں کو حرام کردیا جوان کے لئے پہلے حلال کی گئ تھیں اوراس وجہ سے کہ انہوں نے بہتوں کو اللہ تعالی کی راہ سے روکا اور سود لیا حالانکہ انہیں اس سے روکا گیا تھا اورلوگوں کا مال ناحق کھایا اور ہم نے ان میں سے کفر کرنے والوں کے لئے ایک دردناک عذاب تیار کررکھا ہے }.النساء/161

_ اوران کے بہتانوں میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اوراس کے محبوب ہیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

{اور یہود ونصاری کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے بلکہ تم بھی اس کے پیدا کئے ہوئے انسان ہو} المائدۃ/18

_ اوران کے کذب وبہتان میں سے ان کا یہ قول بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں ۔

ارشاد باری تعالی ہے :

{اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوگا جو یہودی یا نصرانی ہوگا، یہ ان کی من مانی تمنائیں ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ} البقرۃ/111

_ اورانکے افتراء اورکذب میں سے ان کا یہ بھی قول ہے :

{اورانہوں نے کہا کہ ہمیں چند دن سے زیادہ ہر گز آگ نہیں چھوئے گی، آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم نے اللہ تعالی سے کوئی عہد وپیمان لے لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم اللہ تعالی کے بارہ میں وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے} البقرۃ/80

_ اوران کے مکروخیانت میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب تورات میں تحریف کرتے تھے ،اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

{بعض یہودی کلمات کو ان کی جگہ سے ہٹا کر ان میں تحریف کرتے ہیں} النساء/46

_ اوران کے جرائم میں سے یہ بھی ہے کہ ، وہ اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر اوراللہ تعالی کے انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے ، تو اللہ تعالی نے انہیں ان کے گناہوں کی سزا دی جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

{اوران پر ذلت ومحتاجی مسلط کردی گئی اور وہ اللہ تعالی کے غضب کے مستحق ہوئے ، یہ اس لئے کہ وہ لوگ ہمیشہ اللہ تعالی کی آیتوں کو جھٹلاتے رہے اورانبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے ، یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالی کی نافرمانی کرتے تھے اوراس کی حدود سے تجاوز کرتے تھے} البقرۃ/61

_ اوراس لئے کہ یہودیوں کے بہت ہی زیادہ ظلم وبہتان ترازیاں اوربرے اعمال اورانکا زمین میں فساد کرنے کے سبب سے اللہ تعالی نے ان کے درمیان آپس میں ہمیشہ اورقیامت تک کے لئے دشمنی اورعداوت اور بغض وعناد ڈال دیا ہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

{اورہم نے روز قیامت تک کے لئے ان کی آپس میں دشمنی اور بغض وعناد پیدا کردی ہے ، جب بھی وہ جنگ کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں اللہ تعالی اسے بجھا دیتا ہے ، ان کا تو کام ہی زمین میں فساد پھیلانا ہے ، اور اللہ تعالی فساد برپا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا} المائدۃ/64

_ اوریہودی لوگوں میں سے بزدل ترین انسان ہیں ، اوران کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ، اوران کی خواہشات بھی ہر ایک سے جدا ہیں ۔

فرمان باری تعالی ہے :

.{یہودی اور منافق لوگ تم سے اکٹھے ہو کر جنگ نہیں کریں گے ، مگر قلعہ بند بستیوں میں چھپ کر یا پھر دیواروں کی آڑ لے کر، آپ انہیں اکٹھا سمجھتے ہیں لیکن ان کا آپس میں شدید اختلاف ہے ، حالانکہ ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ایسا اس لئے ہے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں}.الحشر/14

اور یہودی مومنوں کے سب سے بڑے اور جانی دشمن ہیں ، اور یہودی موت کو ناپسند کرتے اور اس سے بھاگتے ہیں کیونکہ انہیں علم ہے کہ موت کے بعد ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے اس ارشاد میں ذکر فرمایا ہے :

.{اے میرے نبی ! آپ کہہ دیجئے کہ ، اے قوم یہود! اگر تمہارہ خیال ہے کہ تمام لوگوں کے سوا صرف تم ہی اللہ کے دوست ہو تو اپنی موت کی تمنا کرو، اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو، اور وہ کبھی بھی اپنے مرنے کی تمنا نہیں کریں گے ان بد اعمالیوں کی وجہ سے جو وہ کر چکے ہیں اور اللہ تعالی ظالموں کو خوب جانتا ہے}.الجمعۃ/

اور یہودی اپنی ضلالت و گمراہی اور فساد و سر کشی اور تحریف پر قائم رہے اور اللہ تعالی نے بنو اسرائیل میں بہت سے انبیاء اور رسول بھی مبعوث کیئے تاکہ انہیں صراط مستقیم کی طرف واپس لایا جاسکے ، تو ان میں کچھ تو مومن ہو گئے اور کچھ نے کفر کیا حتی کہ ان میں اللہ تعالی نے عیسی بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ۔ .